قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے؟

محمد طاہر عبدالرزاق

آپ گھر بیٹھے ہیں۔ آپ کے گھر کے دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ آپ اپنے بیٹے سے کہتے ہیں ''بیٹا! باہر دیکھو کون آیا ہے؟''

بیٹا آ کر کہتا ہے ''ابو جی! بوٹا سنگھ آیا ہے، مہندسنگھ آیا ہے۔''

آپ اندر بیٹھے سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک سکھ ہے۔

اگر بیٹا آ کر کہتا ہے ''ابو جی! رام داس آیا ہے، پریم چندر آیا ہے۔''

آپ اندر بیٹھے سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک ہندو ہے۔

اگر بیٹا آ کر کہتا ہے ''ابو جی! پیٹرک آیا ہے جوزف آیا ہے۔''

آپ اندر بیٹھے سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک عیسائی ہے۔

اگر بیٹا ذکر کہتا ہے ''ابو جی! محمد حسین قریشی آیا ہے، احمد علی عباسی آیا ہے۔''

آپ اندر بیٹھے سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک مسلمان ہے۔

آپ جذبہ اشتیاق سے اٹھتے ہیں کہ میرا ایک مسلمان بھائی مجھ سے ملنے کے لیے آیا ہے۔ جب آپ باہر جاتے ہیں تو آپ حیرت زدہ رہ جاتے ہیں کہ آپ کے سامنے ایک قادیانی ملعون کھڑا ہے۔

پہلی تینوں صورتوں میں آپ مختلف کافروں کو ان کے نام سے پہچان گئے۔ لیکن جب قادیانی کافر آیا تو وہ آپ کو دھوکہ دے گیا۔ کیونکہ اس کافر نے اپنا نام مسلمانوں جیسا رکھا ہوا ہے۔

آپ کسی عیسائی سے پوچھیں ''تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟''

وہ فوراً کہے گا ''عیسائیت''

آپ کسی ہندو سے پوچھئے ''تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟''

وہ فوراً بولے گا ''ہندومت''

آپ کسی سکھ سے سوال کریں ''تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟''

وہ فوراً کہے گا ''سکھ مت''

آپ کسی قادیانی کافر سے پوچھئے تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟

وہ فوراً کہے گا ''اسلام''

دنیا کا کوئی کافر اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہتا جبکہ قادیانی دنیا کا واحد کافر ہے جو اپنے کفر کو اسلام کہتا ہے۔

آپ کسی عیسائی سے سوال کریں ''تیری کتاب کا کیا نام ہے؟''

وہ کہے گا ''انجیل''

آپ کسی ہندو سے سوال کریں ''تیری کتاب کا کیا نام ہے؟''

وہ کہے گا ''وید''

آپ کسی سکھ سے پوچھیں ''تیری مذہبی کتاب کا کیا نام ہے؟''

وہ جواباً کہے گا ''گرنتھ''

آپ کسی قادیانی کافر سے پوچھئے ''تیری مذہبی کتاب کا کیا نام ہے؟''

وہ فوراً کہے گا ''قرآن مجید''

پہلی تینوں صورتوں میں ہر کافر نے اپنی اپنی مذہبی کتابوں کے نام بتائے ہیں۔ لیکن مکار قادیانی کافر نے اپنی مذہبی کتاب کا نام ''قرآن مجید'' بتا کر مسلمانوں کی کتاب پر قبضہ کیا ہے۔

آپ کسی عیسائی سے پوچھیں ''تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے۔''

وہ بولے گا ''گرجا''

آپ کسی ہندو سے پوچھیں ''تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟''

وہ کہے گا ''مندر''

آپ کسی سکھ سے پوچھیں ''تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟''

وہ کہے گا ''گوردوارہ'

آپ عیار قادیانی کافر سے پوچھیں ''تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟''

وہ فوراً پورا منہ کھول کر کہے گا ''مسجد''

پہلی تمام صورتوں میں سارے کافروں نے اپنی اپنی عبادت گاہ کا نام بتایا۔لیکن جب قادیانی کافر آیا تو اس نے مسلمانوں کی مسجد پر قبضہ کرنے کی ناپاک جسارت کی۔

محترم قارئین! دنیا کے سارے کافر اسلام کے لیے سانپ ہیں۔ ہر سانپ کا علیحدہ علیحدہ رنگ ہے۔ ہر سانپ کے چلنے کی اپنی اپنی سرسراہٹ ہے۔ ہر سانپ کی اپنی پھنکار ہے۔لیکن قادیانی سانپ کا رنگ ہمرنگ زمین ہے۔ یہ ''کھپرا'' سانپ ہے۔اس کے چلنے کی کوئی سرسراہٹ نہیں۔ اس کی کوئی پھنکار نہیں۔اس کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب یہ ڈنک مار کر ایمان کا چراغ گل کر دیتا ہے۔

دنیا کے سارے کافر زہر کو زہر کے نام پر بیچتے ہیں لیکن قادیانی کافر زہر کو تریاق کے نام پر بیچتا ہے۔ دنیا کے سارے کافر شراب کو شراب کے نام پر بیچتے ہیں لیکن قادیانی کافر شراب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل لگاتا ہے۔ دنیا کے سارے کافر خنزیر کے گوشت کو خنزیر کے گوشت کے نام پر فروخت کرتے ہیں لیکن قادیانی کافر خنزیر کے گوشت کو بکرے کے گوشت کے نام پر بیچتا ہے۔ دنیا کے سارے کافر شراب خانے پر شراب خانے کا بورڈ لگاتے ہیں لیکن قادیانی کافر شراب خانے پر مسجد کا بورڈ لگاتا ہے۔ عام کافر تلوار سے حملہ کرنے والا دشمن ہے لیکن قادیانی کافر کھانے میں زہر ملانے والا دشمن ہے۔ عام کافر اسلام کے قلعہ کے مین دروازے کو توڑ کر اندر داخل ہونا چاہتا ہے لیکن قادیانی کافر قلعہ میں سرنگ لگا کر داخل ہوتا ہے۔

آپ کسی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر کھڑے ہوں۔ آپ کسی شخص کو دیکھتے ہیں جس نے گلے میں صلیب لٹکا رکھی ہے تو آپ فوراً سمجھ جائیں گے کہ وہ شخص عیسائی ہے۔ اگر آپ کسی ایسے شخص کو دیکھیں جس کے گلے میں مورتی لٹک رہی ہو تو آپ سمجھ جائیں گے کہ وہ شخص ہندو ہے۔ اگر آپ کسی شخص کو دیکھتے ہیں جس کے بازو میں کڑا، چہرے پر داڑھی اور سر پر مخصوص طرز کی پگڑی ہو تو آپ فوراً سمجھ جائیں گے کہ وہ شخص سکھ ہے۔ اگر آپ کسی شخص کو دیکھیں کہ اس کے گلے میں ''اللہ'' کا لاکٹ ہے یا سینہ پر کلمہ طیبہ کا بیج ہے یا اس نے ہاتھ میں تسبیح پکڑ رکھی ہے۔ آپ اسے مسلمان سمجھ کر اس کے پاس جائیں تو وہ آپ کو یہ بتا کر حیران و ششدر کر سکتا ہے کہ وہ قادیانی ہے اور پھر اپنا زہریلا منہ کھول کر اور متعفن دانت نکال کر آپ پر زہریلی ہنسی ہنس سکتا ہے۔

اللہ رے اسیری بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا

محتشم قارئین! حضرت سلیمان علیہ السلام کا عہد تھا۔ بہار کا موسم تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ گلوں کی خوشبو نے فضا میں مستی پیدا کر رکھی تھی۔ درخت کی ایک شاخ پر ایک ہدہد کا جوڑا خوش گپیوں میں مصروف تھا۔ سامنے سے ایک شخص آ رہا تھا۔ ہوا کے جھونکوں سے جھولتی شاخ پر بیٹھی مادہ ہدہد نے جب اس شخص کو درخت کی جانب آتے دیکھا تو وہ چونک اٹھی اور اپنے خاوند سے کہا ''سرتاج اڑ چلیں۔ شکاری آ رہا ہے۔''

نر ہدہد نے صورتحال کا جائزہ لے کر کہا ''پگلی! دیکھ، کیا شکاری اس طرح کے ہوتے ہیں۔ دیکھتی نہیں اس نے گیروے رنگ کا پھٹا پرانا لباس پہنا ہوا ہے۔ پاؤں سے ننگا ہے۔ بال گرد سے بھرے ہوئے ہیں۔ چہرہ غبار آلود ہے۔ وہ اپنی مستانی چال میں چلا جا رہا ہے۔ اسے تو اپنے کی بھی ہوش نہیں۔ یہ تو کوئی سادھو ہے جو جنگل کی سیاحت کر رہا ہے۔ مادہ ہدہد اپنے خاوند کے دلائل سے مطمئن ہوگئی اور وہ دونوں پھر اپنی رسیلی باتوں میں مگن ہو گئے۔ شکاری نے انہیں غافل پا کر نشانہ لیا اور غلیل چلا دی۔ نشانہ ہدہد کو لگا اور وہ تڑپتا پھڑکتا زمین پر آ گرا۔ ظالم شکاری دھم دھم بھاگتا آیا۔ اس نے تڑپتے ہوئے ہدہد کو پکڑا جیب سے خنجر نکالا اور اسے ذبح کر کے تھیلے میں ڈالا اور اپنا راستہ لیا۔ مادہ ہدہد روتی دھوتی، آہ و فغاں کرتی حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں پہنچی اور کہا کہ فلاں شخص نے میرے خاوند کو قتل کر دیا ہے۔ میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم پر شکاری کو دربار میں حاضر کیا گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے شکاری سے کہا کہ تو نے اس کے خاوند کو کیوں قتل کیا ہے؟ شکاری نے جواب دیا ''حضور میں نے اس کے خاوند کو قتل نہیں کیا۔ میں نے تو اسے شکار کیا ہے اور شکار کرنا آپ کی شریعت میں جائز ہے۔''

حضرت سلیمان علیہ السلام مادہ ہدہد کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ''شکاری نے شکار کیا ہے۔ اور شکار کرنا جائز ہے۔ اس لیے یہ مجرم نہیں'' مادہ ہدہد آنسو برساتی ہوئی بولی ''اللہ کے نبی! میرا مقدمہ یہ ہے کہ اگر یہ شکاری ہے تو شکاریوں والا لباس پہنے۔ یہ سادھوؤں والا روپ دھار کے شکاریوں والا کام کرتا ہے۔ یہ اپنے لباس اور اپنی وضع قطع سے دھوکا دیتا ہے۔ میرا خاوند صرف اس لیے مارا گیا کہ اس نے اس کے روپ سے دھوکا کھایا۔''

دوستو! آج ہم بھی یہی رونا روتے ہیں کہ قادیانی شکاری مسلمانوں والا لباس پہن کر، مسلمانوں والا حلیہ بنا کر اور خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کے ایمانوں کو شکار کر رہے ہے

ہیں۔ ہم بھی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے سروں سے عمامے اور ٹوپیاں اتاری جائیں۔ ان کی داڑھیاں مونڈیں جائیں، ان کے ہاتھوں سے تسبیحاں چھینی جائیں۔ ان کے گھروں، عبادت گاہوں اور دفاتر سے قرآن مجید، احادیث رسول اور دیگر اسلامی لٹریچر ضبط کیا جائے۔ انہیں مسلمانوں جیسے نام نہ رکھنے دیئے جائیں۔ انہیں اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہ کہنے دیا جائے۔ ان کی عبادت گاہوں کو جوانہوں نے مسجد کی طرز پر بنا رکھی ہیں۔ انہیں ''مسجد ضرار'' قرار دے کر منہدم کیا جائے اور پھر نذر آتش کر کے سنت نبوی کو زندہ کیا جائے۔ کیونکہ حضور خاتم النبیین ﷺ نے منافقین کی بنائی ہوئی ''مسجد ضرار'' کو گرا کر اسے آگ لگوائی تھی۔

ایک بہت بڑے وکیل صاحب کے گھر ڈکیتی ہوگئی۔ لوگ پرسش احوال کے لیے ان کے گھر جمع ہوئے۔ انہوں نے وکیل صاحب سے کہا کہ آپ جیسا ہوشیار اور چالاک شخص ڈاکوؤں سے دھوکا کیوں کھا گیا؟ آپ جیسے ذہین اور ذکی شخص نے ڈاکوؤں کے لیے گیٹ کیوں کھول دیا؟ وکیل صاحب نے ٹھنڈی آہ بھری اور نظریں جھکا کر کہنے لگے کہ ڈاکو ''پولیس کی وردی'' میں آئے تھے۔

مسلمانو! پوری دنیا میں ہر قادیانی پولیس کی وردی پہن کر اسلام اور مسلمانوں پر ڈاکہ زنی کر رہا ہے۔ وہ محافظ اسلام کا لباس پہن کر ایمان کی رہزنی کر رہا ہے۔ وہ چوکیدار کا روپ دھار کر ڈکیتیاں کر رہا ہے۔

مسلمانو! اگر جناب محمد عربی ﷺ سے تمہارا عشق و غیرت کا رشتہ ہے تو ان چوروں، ان ڈاکوؤں..... کو پکڑنے کے لیے اپنے سارے وسائل اور ساری صلاحیتیں صرف کر دو۔ ورنہ یہ سفاک جگہ جگہ مسلمانوں کے ایمانوں کے مقتل تعمیر کر دیں گے۔

بارہا دیکھا ہے دیدہ ایام نے
کفر حق کے بھیس میں آیا ہے حق کے سامنے

خادم تحریک تحفظ ختم نبوت

محمد طاہر عبدالرزاق

بی ایس سی، ایم اے (تاریخ)